مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب
استاذِ حدیث دارالعلوم حقانیہ

اسلام کا نظامِ قصاص و دیّت

(اجمالی جائزہ و تبصرہ اور بعض شبہات کا ازالہ)

اسلامی قوانین کا صرف ایک جزئیہ (قصاص و دیت) انسانی حقوق و معاشرت اور عدل و انصاف کے تقاضوں کو کس قدر حاوی ہے حالیہ قصاص و دیت آرڈیننس اور کچھ لوگوں کی ہڑتال کے بعد اس سلسلہ میں اہلِ علم کے مقالوں اور ہمہ پہلو تحقیقات سے حِکَمْ و مصالح اور توضیحات اس قدر سامنے آ گئے ہیں کہ ایک طالبِ حق اور سلیم الفطرت اِنسان کے لئے سوائے تسلیم و رضا اور شرح صدر کے کوئی چارہ نہیں حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب مدظلہ نے بھی خالص علمی اور سلجھے ہوئے انداز میں درج ذیل مقالہ تحریر کیا ہے جس میں اصل مسئلہ کی توضیح کے ساتھ بعض شبہات کا مؤثر ازالہ بھی کیا ہے۔ حضرت العلامہ مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی مدظلہ کی مرسلہ ایک مختصر تحریر بھی شریکِ ہذا ہے جو ایک اہم شبہ کا ازالہ ہونے کے پیشِ نظر بے حد نافع ہے مگر حکومت کی چپ سادھ، نشریاتی اداروں اور سرکاری ترجمانوں کی پراسرار خاموشی بلکہ حکومت کے ترجمانی میں اسلام کا نام تک حذف کر دینا حد درجہ تشویشناک اور خطرناک عزائم کی غمازی ہے کہیں ایسا تو نہیں کہ خود حکومت کی غلطی سے ڈرائیوروں کی ایک ہڑتال نے حکومتی پارٹی سے اپنا منشور تک بھلا دیا، اس سے تو اس احتمال کو بھی تقویت ملتی ہے کہ اس ہڑتال کے پس منظر میں خود ارکانِ حکومت کا ہاتھ سرگرم رہا ؎

یہ نشست کیسی راہ میں تیرے ذوقِ عشق کو کیا ہوا ؛ ابھی چار کانٹے چبھے نہیں کہ ارادے سارے بدل گئے

(عبدالقیوم حقانی)

قصاص و دیت کے اعلان کے بعد جب ڈرائیور برادری کی طرف سے اس پر ملک گیر احتجاج ہوا تو ملکی اور غیر ملکی ذرائع

ابلاغ کے لئے یہ مسئلہ بڑی اہمیت سے موضوع بحث بنا رہا۔ موجودہ قصاص و دیت کے اعلان میں اگر شرعی تقاضے پورے ہوتے تو اس کی تائید و تصویب اتنے زور دار لہجے میں ہوتی جتنے اس کی مخالفت میں مقالے لکھے گئے۔ بعض اہم امور میں بے احتیاطی اور تساہل کا یہ نتیجہ رہا کہ پوری دنیا اسلام کے نظام قصاص و دیت سے مذاق کرنے پر اتر آئی۔ خدانخواستہ اگر اسلام کے ان فوجداری دفعات میں شرعی تقاضے پورے نہ کئے گئے تو شاید آئندہ کے لئے کوئی بھی اس ملک خداداد میں اسلامی نظام کے نفاذ کی جرأت نہ کر سکے۔

تادم تحریر اس مسئلہ پر جو مقالات سامنے آئے ہیں ان میں کوئی ایسا مقالہ نظر سے نہیں گذرا جس میں قصاص و دیت کے سرکاری شائع کردہ قانون میں سقم اور کمزوری کے ہوتے ہوئے شرعی نقطہ نظر سے اس کے قابل عمل ہونے کو ثابت کیا گیا ہو۔ ارباب علم و دانش اور نفاذ اسلام کے مخلص اصحاب فکر نے اصلاح کی کوشش کی۔ کمزوریوں اور اسقام کی نشاندہی کرنے کے بعد متبادل تجاویز پیش کیں۔

دوسری طرف بعض جدت پسندوں نے موجودہ مسودہ قانون میں سقم اور کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسلام کے نظام قصاص و دیت کو اپنا ہدف اور درفشانی کا نشانہ بنایا۔ ایسے رکیک اور غیر معیاری اعتراضات اور شبہات کئے جو کسی مسلمان سے ناقابل توقع ہیں۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ ان کے اکثر اعتراضات کا منشا مذہب اور عقیدہ سے ناواقفیت کے علاوہ مروجہ نام نہاد آزادی اور جدت پسندی کی مذموم خواہش رہی۔

قصاص و دیت کے بارے میں اہم شبہ | قصاص و دیت آرڈیننس کے بعد قصاص و دیت کے بارے میں جو غلط فہمی پیدا ہوئی اس میں ڈرائیور کو ایک لاکھ ستر ہزار روپے کی ادائیگی کے ذمہ دار ٹھہرانے کے علاوہ خود اس کا فعل بھی موضوع بحث رہا۔ یہ شبہ کیا جاتا ہے کہ ڈرائیور کے ہاتھوں کا قتل قابل مواخذہ جرم نہیں قرار دینا چاہئے۔ کسی ڈرائیور کی یہ خواہش نہیں ہوتی کہ وہ کسی شخص کو شوقیہ قتل کرے۔ ڈرائیور احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کے لئے اپنی جان کا نذرانہ بھی پیش کرتا ہے۔ موت کے منہ میں بیٹھ کر انسان کی خدمت کرتا ہے۔ آخر اس سے یہ توقع کیسے ممکن ہے جب کہ بسا اوقات ڈرائیور کو خود اپنی جان سے بھی ہاتھ دھونے پڑتے ہیں۔ ایسی صورت میں ایکسی ڈنٹ کی موت کو قابل مواخذہ جرم قرار دینا ناانصافی کے مترادف ہے۔

بعض حضرات یہ بھی کہتے ہیں کہ ایکسی ڈنٹ کا تصور زمانہ قدیم میں نہیں تھا کیونکہ اس وقت گاڑیاں نہیں تھیں۔ اس لئے اس کو خواہ مخواہ قتل کی پرانی قسموں میں شمار کرنا لایعنی کوشش ہے۔

قصاص و دیت کے بارے میں قابل تشریح نکات | ان شبہات کے ازالہ کے لئے اسلام کے نظام قصاص و دیت کے چند پہلوؤں کا جائزہ لینا ضروری ہے تاکہ ایسے غیر معیاری شبہات کا موقع نہ رہے